سوال

اگر کسی حالت میں کسی مسلمان لڑکے کو کوئی مسلمان لڑکی پسند آجائے اور دونوں عقد نکاح کرنے کا فیصلہ کریں اور دونوں کو علم ہو کہ لڑکا ابھی زیر تعلیم ہے اور ابھی تک گھریلو اخراجات کا مالک نہیں اور دونوں اس پر متفق ہیں کہ جب تک مالی حالات ٹھیک نہ ہوں وہ ازدواجی تعلقات قائم نہیں کرینگے کیا دین اسلام میں ایسا کرنا جائز ہے ؟

جواب

الحمد للہ

شادی ونکاح تو رزق کے اسباب میں سے ایک سبب ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم اپنے غیر شادی شدہ مرد اور عورتوں کا نکاح کردو اور اپنے نیک وصالح غلاموں اور لونڈیوں کا، اگر وہ فقراء اور تنگ دست ہیں تو اللہ عزوجل انہیں اپنے فضل سے غنی کردیگا، اللہ بڑا وسعت والا اور جاننے والا ہے النور (32).

امام قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"الایامی منکم : یعنی وہ مرد اور عورت جن کی شادی نہیں ہوئی

اور قولہ تعالی :

"ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ "یعنی تم مرد اور عورت کے فقر کی بنا پر ان کی شادی کرنے سے رک مت جاؤ، اگر وہ فقیر وتنگ دست ہیں تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انہیں غنی و مالدار کردیگا، شادی شدہ افراد کو غنی ومالدار کرنے کا وعدہ ہے جو اللہ کی رضا اور گناہ سے اجتناب کرنے کی بنا پر ہے

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

"نکاح کرکے مالداری تلاش کرو" اور پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی

اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمان ہے :

"مجھے ایسے شخص سے تعجب ہوتا ہے جو نکاح میں مالداری طلب نہیں کرتا"

اور پھر اللہ عزوجل کا فرمان ہے :

اگر وہ فقراء اور تنگ دست ہیں تو اللہ تعالی اپنے فضل سے انہیں غنی کردیگا"

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بھی ایسے ہی مروی ہے"

اور قرطبی رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

"یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ فقیر وتنگ دست کی شادی کی جائیگی، اوروہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں شادی کیسے کروں میرے پال تومال ہی نہیں ہے ؟

کیونکہ اس کا رزق تواللہ کے ذمہ ہے، اورپھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کواپنا نفس ہبہ کرنے والی عورت کا نکاح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کے ساتھ کیا جس کے پاس صرف ایک ہی چادر تھی" انتہی

دیکھیں : تفسیر القرطبی (218/12).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"تین قسم کے افراد کی مدد کرنا اللہ کے ذمہ ہے : اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص، اوروہ مکاتب غلام جوادائیگی چاہتا ہو، اورجو عفت وعصمت کی بنا پر نکاح کرنا چاہتا ہو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1579) سنن نسائی حدیث نمبر (3166) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2509) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے

اس لیے اگر یہ نوجوان نکاح کرلے اور بیوی اپنے میکے ہی رہے، حتی کہ ان دونوں کے لیے اپنا گھر میسر آجائے تواس میں کوئی حرج نہیں، نوجوان کو کوشش اور جدوجہد کرنی چاہیے کہ وہ کوئی ملازمت حاصل کرلے جس سے وہ اپنا اور بیوی بچوں کا خرچ چلاسکے، تاکہ بیوی اور بیوی کے میکے والے بھی طویل مدت سے نقصان اور ضرر نہ اٹھائیں

اوراگر مراد یہ ہے کہ بیوی خاوند کے گھر منتقل ہوجائیگی اورانہوں نے مباشرت نہ کرنے کا اتفاق کررکھا ہے تاکہ اس مرحلہ میں اولاد پیدا نہ ہو توایسا نہیں کرنا چاہیے اس کے کئی ایک اسباب ہیں :

1 مباشر اورازدواجی تعلقات قائم نہ کرنے میں نکاح کی سب سے اہم مصلحت اولاد کا حصول فوت ہوجاتا ہے

2 فقر وفاقہ کے ڈر سے اولاد پیدا نہ کرنا اللہ پر توکل کے منافی ہے، اورپھر اس میں اہل جاہلیت سے بھی مشابہت ہوتی ہے جو اپنی اولاد کو فقر وفاقہ کے خدشہ سے قتل کرڈالتے تھے اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے توہر نفس کا رزق اپنے ذمہ لے رکھا ہے :

فرمان باری تعالی ہے :

اورزمین میں جو کوئی بھی جاندار ہے اس کی روزی اللہ کے ذمہ ہے، وہی اس کے رہنے سہنے کی جگہ کو جانتا ہے اوران کے سونپے جانے کی جگہ کو بھی سب کچھ واضح کتاب میں موجود ہے ھود (6).

اورایک مقام پرارشاد باری تعالی ہے :

اورآسمان میں تمہارارزق ہے اوروہ جس کا تم وعدہ کیے جاتے ہوالذاریات (22).

یہاں دوچیزوں پر تنبیہ کرنا ضروری ہے :

اول :

نکاح میں نکاح کے ارکان اوراس کی شروط کا پایا جانا ضروری ہے، مرداورعورت کی رضامندی کا ہونا، اورنکاح کے شرعی موانع نہ ہوں مثلا محرم ہونا یا رضاعت، اور عورت کے

ولی کا موجود ہونا، اور دو گواہ بھی ہوں، وگرنہ نکاح صحیح نہیں ہوگا

دوم :

شادی سے قبل مرد و عورت کے مابین تعلقات قائم کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، مثلا اس کے ساتھ دل معلق ہونا، بیمار ہونا، ایک دوسرے کو دیکھنا، خلوت کرنا، بات چیت میں نرم رویہ اختیار کرنا، اس کے علاوہ دوسری حرام اشیاء

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

67589